5. مرغ اور صیاد

پڑھیے، سوچیے اور جواب دیجیے۔

پنڈت دیا شنکر نسیمؔ

ایک کوّے کو کہیں سے روٹی کا
ایک ٹکڑا ملا۔ وہ روٹی کے ٹکڑے کو چونچ میں دبائے اڑتے ہوئے جنگل
میں پہنچا اور ایک درخت پر بیٹھ گیا۔ وہاں سے گزرنے والی ایک لومڑی کی نظر کوے کی
چونچ میں دبے روٹی کے ٹکڑے پر پڑی۔ اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ وہ اسی درخت کے نیچے
بیٹھ کر کوے سے روٹی حاصل کرنے کی تدبیر سوچنے لگی۔ اور آخر اس نے کوے کی خوبصورت
آواز کی تعریف کرتے ہوئے کوے سے گانے کی فرمائش کی۔ لومڑی کی تعریف سے خوش
ہو کر کوے نے جونہی گانے کے لئے اپنی چونچ کھولی تو روٹی کا ٹکڑا نیچے
گر پڑا۔ لومڑی جھپٹ پڑی اور روٹی لے کر
بھاگ گئی۔

اِن سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ کوا روٹی کا ٹکڑا لے کر کہاں پہونچا؟
2۔ لومڑی کے منہ میں پانی کیوں بھر آیا؟
3۔ لومڑی نے کوے سے روٹی کس طرح حاصل کی؟
4۔ کسی کی خوشامد کی باتوں میں آنے سے کیا ہوتا ہے؟

مرکزی خیال

مثنوی "مرغ اور صیاد" کے ذریعے دیا شنکر نسیمؔ نے دانائی کی اہمیت کو بتلایا ہے کہ پرندہ جب اپنی دانائی سے اپنی جان بچا سکتا ہے تو پھر انسان جو اشرف المخلوقات ہے اپنی عقل کو بروئے کار لا کر حیرت انگیز کارنامے انجام دے سکتا ہے۔

ماخذ

یہ اشعار مثنوی گلزارِ نسیم کا ایک حصہ ہے

طلبا کے لیے ہدایات

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور ان کے بارے میں اظہارِ خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے اور ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

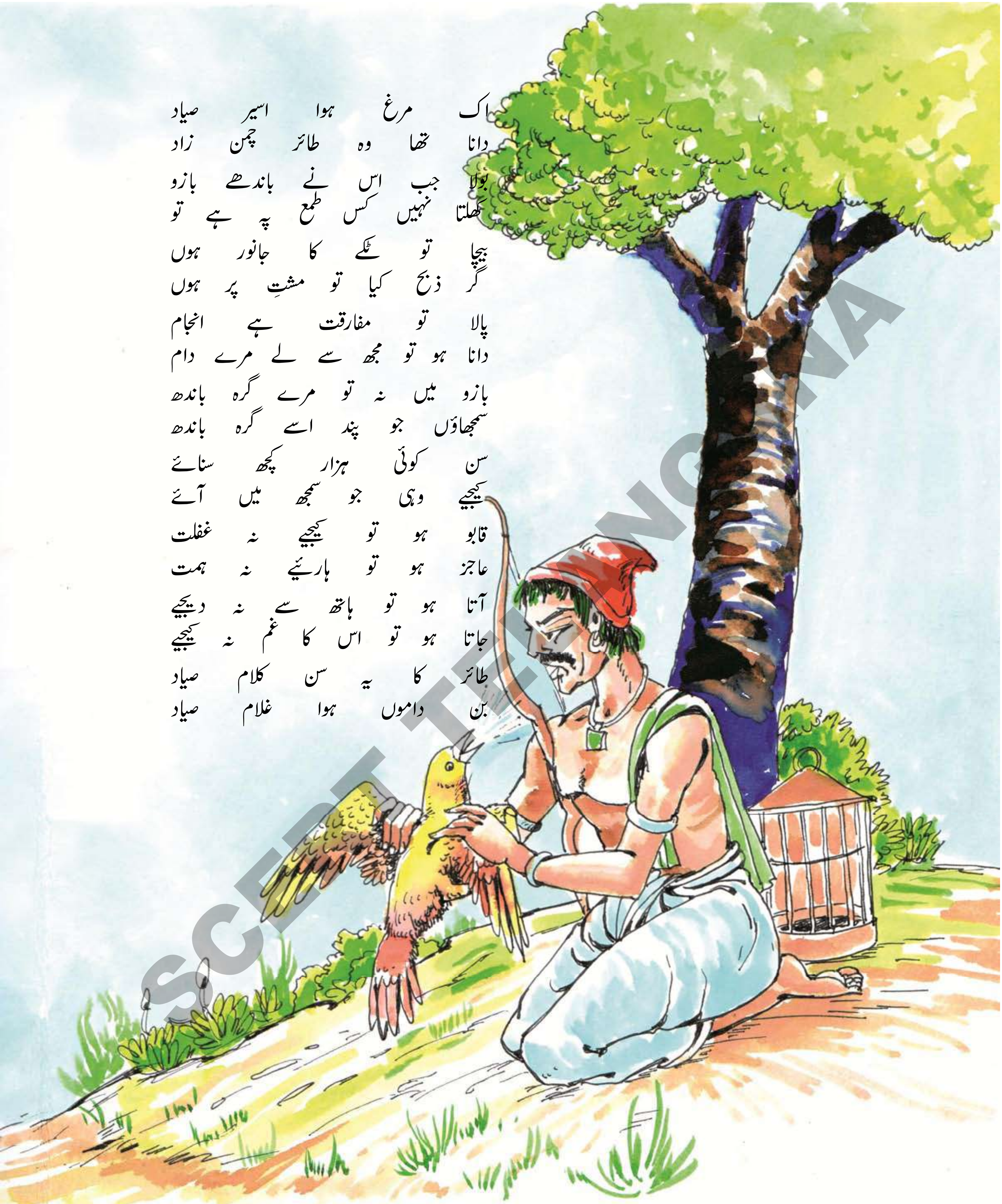

اک مرغ ہوا اسیر صیاد
دانا تھا وہ طائر چمن زاد

بولا جب اس نے باندھے بازو
کھلتا نہیں کس طمع پہ ہے تو

بیچا تو ٹکے کا جانور ہوں
گر ذبح کیا تو مشتِ پر ہوں

پالا تو مفارقت ہے انجام
دانا ہو تو مجھ سے لے مرے دام

بازو میں نہ تو مرے گرہ باندھ
سمجھاؤں جو پند اسے گرہ باندھ

سن کوئی ہزار کچھ سنائے
کیجیے وہی جو سمجھ میں آئے

قابو ہو تو کیجیے نہ غفلت
عاجز ہو تو ہاریئے نہ ہمت

آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجیے
جاتا ہو تو اس کا غم نہ کیجیے

طائر کا یہ سن کلام صیاد
بن داموں ہوا غلام صیاد

SCERT TELANGANA

بازو کے جو بند کھول ڈالے
طائر نے تڑپ کے پر نکالے

اک شاخ پہ جا چہک کے بولا
کیوں پر مرا کیا سمجھ کے کھولا

ہمت نے مری مجھے اڑایا
غفلت نے تری مجھے چھڑایا

دولت نہ نصیب میں تھی تیرے
تھا لعل نہاں شکم میں میرے

دے کے صیاد نے دلاسا
چاہا پھر کچھ لگائے لاسا

بولا وہ کہ دیکھ کر گیا جعل
طائر بھی کہیں نگلتے ہیں لعل

اربابِ غرض کی بات سن کر
کر لیجئے یک بہ یک نہ باور

SCERT TELANGANA

صنف کی تعریف

مثنوی کا لفظ عربی لفظ مثنیٰ سے بنا ہے جس کے لغوی معنیٰ "دو" کے ہیں۔ شاعری میں اس صنف کو مثنوی کہتے ہیں جس کے ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں۔ مثنوی میں اشعار کی تعداد پر پابندی نہیں ہوتی ہے۔ اسی لیے مثنوی طویل بھی ہوسکتی ہے اور مختصر بھی۔ مثنوی کے لیے ربط اور تسلسل ضروری ہے۔ سلاست اور روانی کے بغیر کوئی مثنوی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ مثنوی میں مافوق الفطرت عناصر کا ذکر ہوتا ہے۔ مثنوی سحر البیان اور گلزار نسیم اردو کی بہترین مثنویاں شمار کی جاتی ہیں۔ مثنوی نگار شعراء میں سرؔاج اورنگ آبادی، میرتقی میرؔ، میرحسن، مرزا شوقؔ، دیا شنکر نسیمؔ اہم ہیں۔

شاعر کا تعارف

نام دیا شنکر اور نسیمؔ تخلص تھا۔ کشمیری پنڈتوں کے کول خاندان سے تعلق تھا۔ ۱۸۱۱ء بمقام لکھنو پیدا ہوئے۔ والد کا نام پنڈت گنگا پرشاد کول تھا۔ اس زمانے کے رواج کے مطابق اردو اور فارسی میں ابتدائی تعلیم حاصل کی بیس برس کی عمر ہی میں شاعری میں نام پیدا کرلیا۔ آتش کے شاگرد تھے۔ نسیم نے ۱۸۳۸ء میں مثنوی گلزار نسیمؔ لکھی۔ ان کی یہ مثنوی اردو کی بہترین مثنویوں میں شمار ہوتی ہے۔ ابتداء میں نسیم نے جو مثنوی لکھی تھی وہ بہت طویل تھی لیکن آتشؔ نے اختصار کی طرف مائل کیا۔ چنانچہ نسیمؔ نے ایک طویل داستاں کو مختصر ترین کر کے پیش کیا۔ لیکن خوبی یہ ہے کہ مثنوی کا حسن کہیں بھی متاثر نہیں ہوتا بلکہ تشبیہ واستعارہ اور صنعتوں کے استعمال سے نسیمؔ نے اس کو خوب سے خوب تر بنا دیا۔ نسیم نے زیادہ عمر نہ پائی جوانی ہی میں ۱۸۴۵ء میں ان کا انتقال ہوگیا۔

خلاصہ

نظم "مرغ اور صیاد" اردو کی مشہور مثنوی "گلزارِ نسیم" کا ایک اقتباس ہے۔ دیا شنکر نسیم نے مثنوی کے اس اقتباس میں ایک پرندے اور شکاری کی گفتگو کو منظوم کیا اور بڑے ہی دلچسپ اور مکالماتی انداز میں پیش کیا ہے۔

ایک پرندہ شکاری کے جال میں پھنس گیا وہ ایک عقلمند پرندہ تھا جب شکاری اُس کے بازو باندھنے لگا تو پرندے نے شکاری سے کہا کہ تم نے مجھے کس لالچ میں پکڑا ہے اگر تم عقلمند ہو تو میں جو باتیں کہہ رہا ہوں اسکو ذہن نشین کرلو اگر تم نے مجھے بیچا تو بہت کم قیمت حاصل ہوگی اور اگر ذبح کیا تو ایک مشت پر ملیں گے۔ اگر تم نے مجھے پالنے کی کوشش کی تو کسی نہ کسی دن اُڑ جاؤں گا۔ اسی لیے میری ان نصیحتوں کو یاد رکھو کہ ہر کسی کی بات پر آنکھ بند کر کے عمل کرنے کے بجائے اسی بات پر عمل کرو جو اپنی سمجھ میں آئے۔ اور اگر کوئی شئے قابو میں ہو تو غفلت مت کرو اور کسی بات پر عاجز ہوجائیں تو ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح کوئی چیز مفت حاصل ہوجائے تو اسے حاصل کرلو اور کسی چیز کا نقصان ہوجائے تو اسکا غم مت کرو۔

پرندے کی باتیں سن کر شکاری کا دل پسیج گیا اور پرندے کی باتوں میں آکر اس نے اسکے بازو کھول دیئے۔ اسی لمحے پرندے نے تڑپ کر ایک جست لگائی اور شاخ پر بیٹھ کر شکاری سے مخاطب ہوا کہ اس نے پرندے کو آزاد کر کے بڑی غلطی کی

SCERT TELANGANA

ہے۔کیونکہ اس کے پیٹ میں ایک قیمتی ہیرا چھپا ہوا تھا۔اگر وہ اسے ذبح کر دیتا تو اسے وہ نایاب ہیرا مل جاتا اور وہ امیر و کبیر بن جاتا لیکن اس نے یہ نادر موقع کھو دیا۔حالانکہ پرندے کا جواب حقیقت پر مبنی نہیں تھا بلکہ وہ تو صرف ایک فریب تھا۔وہ شکاری کے دل میں غم واندوہ پیدا کرنا چاہتا تھا۔اسی لئے اس نے ایسی باتیں کیں۔اس واقعہ سے اہل دانش کو یہ سبق ملتا ہے کہ وہ کسی کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آئے چاہے ان کا مخاطب کتنا ہی معصوم اور معمولی کیوں نہ ہو۔

یہ کیجیے

I سمجھنا،اظہار خیال کرنا

A. اپنے الفاظ میں سوالوں کے جواب دیجیے۔

1. پرندہ اپنی رہائی کے لئے کس دام کی پیشکش کرتا ہے؟ بیان کیجیے۔
2. ارباب غرض کی باتوں کو سن کر ہمیں فوراً کیوں یقین نہیں کرنا چاہئے؟

B. پڑھیے۔سمجھ کر بولیے۔

(الف) دیے گئے الفاظ کی مثنوی میں نشاندہی کیجیے۔ان مصرعوں کو پڑھ کر سنائیے جن میں یہ الفاظ استعمال ہوے ہیں۔

1۔اسیرِ صیاد　　2۔اربابِ غرض　　3۔طائرِ چمن زاد　　4۔مشتِ پر

5۔کلامِ صیاد　　6۔دلاسا　　7۔باور　　8۔لعل

(ب) ذیل کے اشعار کا مطلب اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

بیچا تو ٹکے کا جانور ہوں　　گر ذبح کیا تو مشتِ پر ہوں
بولا وہ کہ دیکھ کر گیا جعل　　طائر بھی کہیں نگلتے ہیں لعل
آتا ہے تو ہاتھ سے نہ دیجیے　　جاتا ہو تو اس کا غم نہ کیجیے

(ج) ذیل کی رباعی پڑھ کر دیے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

تیمور نے اک مورچہ زیر دیوار
دیکھا کہ چڑھا دانے کو لے کر سو بار
آخر سرِ بام لے کے پہنچا تو کہا
مشکل نہیں کوئی پیش ہمت دشوار

1. اس رباعی کے قافیے اور ردیف کی نشاندہی کیجیے۔
2. تیمور نے کیا منظر دیکھا؟
3. چیونٹی کے عمل سے تیمور نے کیا نتیجہ اخذ کیا؟
4. اس رباعی سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟

SCERT TELANGANA

(د) ذیل کے سوالوں کے جواب دیجیے۔

1. آتشؔ کی تربیت کا دیاشنکر نسیم کی شاعری پر کیا اثر ہوا؟
2. گلزار نسیم کو اردو کی اہم مثنویوں میں کیوں شمار کیا جاتا ہے؟
3. پرندے کی گفتگو سن کر صیاد کے دل پر کیا اثر ہوا؟
4. ''سب کی سن اپنی کر'' اس محاورے کا مطلب مثنوی کے کس شعر میں ملتا ہے؟
5. مثنوی میں دانائی کا اظہار کون کر رہا ہے؟
6. غفلت نے تری مجھے چھڑایا۔ اس مصرعے میں کون کس سے مخاطب ہے؟

II۔ اظہار مافی الضمیر۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار

(الف) ذیل کے سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

1. مرغ نے صیاد کو کن نصیحتوں کو گرہ میں باندھنے کا مشورہ دیا؟
2. 'بن داموں ہوا غلام صیاد' اس مصرعے کا مطلب کیا ہے؟
3. عاجز ہونے پر کیا کرنا چاہیے؟
4. 'جاتا ہو تو اس کا غم نہ کیجیے' اس مصرعے کا مطلب کیا ہے؟
5. اس مثنوی کا کونسا شعر آپ کو پسند ہے اور کیوں؟

(ب) ذیل کے سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیے۔

1. اس مثنوی سے آپ کو کیا درس ملتا ہے؟ ایسی ہی کوئی مثال دیتے ہوئے لکھیے۔
2. پرندہ شکاری سے چھوٹنے کے بعد کیا کہتا ہے؟
3. اس شعر کا مطلب بیان کیجیے۔ اور وجوہات لکھیے۔

ارباب غرض کی بات سن کر
کر لیجیے یک بیک نہ باور

(ج) تخلیقی انداز میں لکھیے

1. اس مثنوی کو ڈرامے کی شکل میں تحریر کیجیے۔

SCERT TELANGANA

(د)۔ **توصیفی انداز میں لکھیے**

آپ کے گاوں/شہر میں جانوروں کے تحفظ کی خاطر ایک تنظیم قائم کی گئی ہے اس کے کاموں کی ستائش کرتے ہوے ضلع کلکٹر کو ایک خط لکھیے۔ جس میں اس تنظیم کو ایوارڈ دینے کی سفارش کی گئی ہو۔

IV۔ زبان شناسی

لفظیات

(الف) ذیل کے اشعار میں ان الفاظ کو تلاش کیجیے جو نظم 'مرغ اور صیاد' میں بھی استعمال ہوے ہیں۔ ان الفاظ کے معنی لکھ کر جملوں میں استعمال کیجیے۔

1- گنج پنہاں ہے تصرف میں بنی آدم کے — کان سے لعل یہ دریا سے گہر لیتا ہے

2- ہم سے کہتے ہیں چمن والے، غریبانِ چمن — تم کوئی اچھا سا رکھ لو اپنے ویرانے کا نام

3- اقبالؔ کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں — معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

4- تری اک مشتِ خاک کے بدلے — لوں نہ ہرگز اگر بہشت ملے

(ب) اس مثنوی میں کچھ ذومعنی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جیسے ''دام'' جس کے معنی قیمت اور جال (پھندا) دونوں کے ہیں۔ مزید ایسے الفاظ تلاش کرکے ان کی فہرست تیار کیجیے اور لفظ کے دونوں معنی لکھیے۔

قواعد

اس شعر پر غور کیجیے۔

بازو میں نہ تو مرے گرہ باندھ — سمجھاؤں جو پند اسے گرہ باندھ

شعر کے پہلے مصرعے میں شاعر بہ زبان طائر کہہ رہا ہے کہ مرے پروں میں تم گرہ (گانٹھ) مت باندھو بلکہ جو نصیحت کر رہا ہوں اسکو گرہ میں باندھ لو (ذہن نشین کرلو) گویا گرہ باندھنے کے دو معنی ہوئے۔ گانٹھ باندھنا اور ذہن نشین کرنا

کلام میں ایسے الفاظ کا استعمال جو املا میں تو یکساں ہوں مگر معنی الگ الگ ہوں **صنعت تجنیس** کہلاتا ہے۔

مشق:۔

1. اس شعر میں ''صنعت تجنیس'' کی نشاندہی کیجیے۔

یہ بھی نہ پوچھا کبھی صیاد نے — کون رہا کون رہا ہوگیا

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

2. ان اشعار میں صنعت تضاد کی نشاندہی کیجیے۔

آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجیے
جاتا ہوتو اس کا غم نہ کیجیے

بولا جب اس نے باندھے بازو
کھلتا نہیں کس طمع پہ ہے تو

منصوبہ کام

1. پرندوں اور جانوروں کی دانائی کو ظاہر کرنے والی نظموں کو جمع کیجیے اور اسے کتابچہ کی شکل دیجیے۔

SCERT TELANGANA